اسلام میں چھوٹی داڑھی رکھنے پر آئمہ ومحدثین کی رائے اور اس کاشرعی حکم

سیدنا علی المرتضٰی (رض) اپنی داڑھی کو چہرے کے قریب سے کاٹتے تھے... اس روایت کو امام ابی شیبہ، امام محمد بن عبدالبر، امام زید سمیت عالم عرب کے سینکڑوں محدثین نے کتابوں کی زینت بنایا جب کہ پاکستان میں بھی بہت سارے صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم!محدثین مفتی عبدالقیوم ہزاروی، مفتی یوسف وغیرہ نے نقل کیا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنہ قال،قال:رسول الله صلى الله عليہ وآلہ وسلم جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ:

الإِنَّهُمْ يُوَفِّرُونَ سِبَالَهُمْ، وَيَحْلِقُونَ لِحَاهُمْ، فَخَالِفُوهُمْ:

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مونچھیں کم کرو اور ""داڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرووہ مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں منڈاتے ہیں پس تم ان کی مخالفت کرو۔

بخاری الصحیح، 2: 875، ر قم: 5893

مسلم، الصحيح، 1: 222، رقم: 260

أحمد بن حنبل، المسند، 2: 365، رقم: 8764، مصر: مؤسسة قرطبة

المصنف ابن ابي شيبه:۸٫۵۶۷۔۵۶۶،

المعجم الاوسط للطبراني:۱۰۵۵۔۱۶۴۵،

السنن الكبري للبيهقي:۱٫۱۵۱،

شعب الايمان للبيهقي:۶۰۲۷،وسنده الصحيح،

حدیث کی تشریح:

آقا کریم صلی علیہ و آلہ وسلم کے اس فرمان میں داڑھی رکھنے کا حکم تو ہے مگر داڑھی رکھنے کی کسی بھی مقدار کا حکم " نہیں نبی کریم نے فقط اتنی داڑھی رکھنے کا حکم دیا جس سے داڑھی منڈوانے والے کی مخالفت ہو سکے یہی وجہ ہے کہ ".تمام صحابہ اکرام اپنی اپنی پسند کے مطابق داڑھی رکھتے تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ مسلک حنفی یوں بیان کرتے ہیں۔

عن أبی حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال لابأس ان ياعذ الرجل من لحية مألم مشتبه باهد الشرك

(امام ابو يوسف يعقوب بن إبراهيم متوفي ١٥٠ ه ، كتاب الآثار ٢٣٤)

امام اعظم ابو حنیفہ روایت کرتے ہیں کہ داڑھی کو چھوٹا رکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ مشرکین (داڑھی منڈوانے والے) کی مخالفت ہو۔

حدثنا وكيع عن أبي هلال قال : سألت الحسن و ابن سيرين فقالا : لابأس به أن نأخذ صول لحيتك:(٢٥٤٨٠)

كتاب المصنف ابن أبي شيبة حديث ٢٥٤٨٠

ابو الھلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ اور ابن سرین رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ داڑھی کو چھوٹا رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔

حضرت محمد صلی علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں :

"عَنِ اِبْنِ عَبَاسْ عن النبي صلى الله عليہ وسلم قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ خِفَّةُ لِحْيَتِہِ:

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :داڑھی کا چھوٹا ہونا مرد کی سعادت میں سے ہے۔

رواه الطبرانى ،باب البأس،

مطبوعة بيروت

شرح المشكوة جلد ٨ ص ٢٩٨

. باب الرجل فصل ثانى

الكامل، ج 7 ص 128

تشریح """"ثابت ہوا کہ داڑھی کو چھوٹا رکھنا سعادت والی بات ہے۔۔۔

عَنِ سَمَاكْ رضي الله عنه كَانَ عَلَيً رضي الله عنه يَأخُذُ مِن لِحْيَتِهِ مِمَّا يَالِيْ وَجْهَهُ:

"حضرت علی اپنی داڑھی کو چہرے کے قریب سے داڑھی کاٹتے تھے۔" ُ

المصنف ابن أبي شيبة، ٥ : ٢٢٥

رقم: ٢٥٤٨٠ مكتبة الرشد الرياض،

اہم علمی نقطہ۔۔۔

امام اعظم ابو حنیفہ سے لے کر امام ابن عابدین شامی تک اہلسنت والجماعت کی 14 سو سالہ تاریخ میں کسی محدث نے بھی ایک مشت داڑھی کو واجب نہیں کہا مگر برصغیر پاک وہند میں اگیارویں صدی عیسوی میں برصغیر کے ایک متاخر عالم شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے محض اپنی رائے سے ایک مشت داڑھی کو واجب کہنے کی بدعت کا آغاز کیا۔۔انڈیا و پاکستان میں بعد کے محدثین نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی پیروی کی۔۔۔

یاد رہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے داڑھی کے وجوب پر کوئی دلیل پیش نہیں کی۔۔۔

یاد رکھیں کہ اصول فقہہ کے 11 مراتب ہیں۔۔

ہر بڑے فتوی کے شروع کے صفحات میں علم فقہہ کے یہ 11 مراتب درج ہوتے ہیں۔۔۔۔

اصول فقہہ کا ایک عام سا طالب بھی اگر داڑھی کی مقدار کو ان 11 مراتب پر پرکھے تو با آسانی پتہ چل جاتا کہ کہ داڑھی کی مقدار سنت غیر موقعدہ ہے کیوں کہ نبی کریم صلی علیہ و آلہ وسلم نے داڑھی رکھنے کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔۔۔۔

امام ابن عابدین شامی کا مایہ ناز فتوی فتوی درمختار"

میں اصول فقہہ کے یہی 11 مراتب درج ہیں

امام ابن عابدین شامی واجب کی تعریف یوں لکھتے ہیں:

واجب اسے کہتے ہیں جو دلیل ظنی سے ثابت ہو یعنی کہ جس کام کا نبی کریم صلی علیہ و آلہ وسلم حکم دیں اور پھر اس کے نا کرنے پر وعید فرمائیں اسے واجب کہتے ہیں۔

شامی ، درمختار ج 1 ص 53

جب کہ دنیا جانتی ہے کہ نبی کریم نے تو داڑھی رکھنے کی کوئی بھی مقدار مقرر نہیں۔۔۔ایک مشت داڑھی رکھنے کا تو حکم ہی نہیں دیا وعید سنانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔ثابت ہوا کہ داڑھی کی مقدار سنت غیر موقعد ہے اس کی کوئی حد مقرر نہیں۔۔۔